ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

محمد اسماعیل
پی ایچ ڈی (اردو) ریسرچ سکالر، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، پاکستان
پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق
چیئرپرسن اُردو و اقبالیات، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، پاکستان

"غیر فوجی کالم" مزاح اور بریگیڈئیر صولت رضا

Muhammad Ismail
Research Scholar PhD Urdu, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.
Prof. Dr. Rubina Rafiq
Chairperson Urdu & Iqbaliyat, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

"Non-Military Column" Humor and Brigadier Solat Raza

Brigadier Solat Raza served in Pakistan Army near about 30 years. During his services he faced a lot of ups and downs in life. He has a prominent place among the military humorists. Recently, his book namely "Ghair Fuji Kalam" came into market, which is consisted of on 50 articles. He wrote humor in very different styles. In his humor, he evokes the problems of the society and troops. He has also a keen observation on politics and the country's condition, and his book, "Ghair Fuji Kalam" reflects his observations. He used very simple, plan and awesome sentances in his humor. Basically, his purpose of writing is to reform the society and people. He did'nt criticize to someone's respect, or value. He picks up the important issues in his humorist articles, which are very necessary to everyone.
Key Words: *Pakistan Army, Prominent, Military, Humorists, Society.*

اردو طنز و مزاح میں بریگیڈئیر صولت رضا کا نام ایک حوالے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ آپ کا شمار فوج کے ابتدائی لکھنے والوں میں کیا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں ان کی ایک کتاب "غیر فوجی کالم" منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں ہمیں کہیں کہیں طنز و مزاح کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ آپ کی یہ کتاب پورب اکادمی اسلام آباد والوں نے ۲۰۱۶ء

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میں شائع کی جو ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں کل ۵۰ کالم ہیں جو مختلف اخبار یا رسائل میں چھپ چکے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ سنجیدہ کالم ہیں مگر بریگیڈیئر صاحب نے کتاب کا نام ہی ایسا رکھا ہے جسے پڑھ کر قاری کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل جاتی ہے۔ جیسا کہ "غیر فوجی کالم" اس کا مطلب ہے کہ کوئی "فوجی کالم" بھی ہونگے۔ خیر بریگیڈیئر صاحب نے لکھنے کے عمل کو ملک قوم اور معاشرے کے لیے سود مند قرار دیا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے پیش لفظ میں ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

> "میرے خیال میں لکھنے کا عمل خواہ کسی روپ میں ہو سماج میں سوچ و بچار کو رواں رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ "غیر فوجی کالم" بھی سوچ و بچار کے عمل کو رواں رکھنے کے لیے عاجزانہ کوشش ہے۔"(۱)

بریگیڈئیر صاحب نے تیس سال سے زیادہ عرصہ فوج میں گزارا بہت سے نشیب و فراز دیکھے۔ مختلف علاقوں اور مختلف عہدوں پر رہے۔ فوجی زندگی کو بہت قریب سے دیکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ جس علاقے یا جس وسیب میں رہے اس کا مشاہدہ بھی بڑی باریک بینی سے کیا۔ پھر اپنے اس مشاہدے اور تجربے کو ایک مخصوص اسلوب میں ڈھال کر اس سے مزاح کشید کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے صرف مزاح نہیں لکھا بلکہ معاشرے اور فوج میں چھپے ہوئے مسائل اور دکھ درد کو بھی اجاگر کیا ہے۔ آپ کے ہاں مزاح کے مختلف رنگ نظر آتے ہیں۔ آپ کے ہاں کرداری مزاح اور واقعاتی مزاح کی بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ پوسٹنگ کے ایک واقعہ کو بیان کرتے ہوئے شگفتہ مزاح کی ایک عمدہ مثال پیش کی ہے:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"میں آئی ایس پی آر لاہور میں تعینات تھا۔ میرے ایک رفیق کار نے راولپنڈی سے کانپتی ہوئی آواز میں اطلاع دی کہ بریگیڈیئر صدیق سالک نے آئی ایس پی آر کی کمانڈ سنبھال لی ہے اور آج انہوں نے بڑے سخت احکامات صادر کیے ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی یہ احکامات لاہور نہیں پہنچے میرا جواب سن کر موصوف بولے آپ خوش نہ ہوں عنقریب ریجنل دفاتر کی شامت آنے والی ہے میں نے جواب دیا بھائی ہمارا کیا ہے پہلے ایک گگلی باؤلر کا سامنا کرتے رہے۔ اب فاسٹ باؤلر آگیا ہے تو سر پر ہلمٹ پہن لیتے ہیں اور باہر جاتی ہوئی تیز گیند سے فاصلہ رکھیں گے۔ دو چار روز کی بات ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اگلے روز ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے صبح ڈائریکٹر کے پی اے کی فون پر آواز سنائی دی۔ سالک صاحب آپ سے بات کریں گے۔ پی اے نے لائن تھرو کی تو سالک صاحب فون پر تھے۔

میں نے تقریباً نعرہ لگاتے ہوئے کہا! اسلام علیکم سر! بہت بہت مبارک ہو، شکریہ۔

میجر صولت رضا آپ نے ہلمٹ خرید لیا ہے۔ ایک لمحے کے لیے میں سناٹے میں آگیا۔ جی سر.................یس سر.............ساڑھے سات بجے سے پہن کر بیٹھا ہوں سر!..........۔"(۲)

بریگیڈئیر صاحب کی کرنل ریٹائرڈ قلب عباس کے ساتھ بہت زیادہ دوستی اور گپ شپ تھی۔ آخری عمر میں وہ بہت ساری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان کا پیٹ بھی کافی پھول گیا تھا بڑی ظریفانہ طبیعت کے مالک تھے ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے میں حج کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا سفر کرنا ٹھیک نہیں آپ کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ کرنل صاحب نے کہا اگر میں ادھر رہوں تو آپ مجھے زندگی کی گارنٹی دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو کرنل صاحب نے کہا پھر مجھے حج کرنے کے لیے جانے دیں۔ ان کا تعلق فوج کی بلوچ رجمنٹ سے تھا اور بریگیڈئیر صولت رضا سے بہت سینئر تھے۔ بریگیڈیئر صاحب نے کرنل قلب عباس کے نام ایک کالم لکھا۔ جہاں انہوں نے لفظی بازیگری سے کرنل صاحب کی شخصیت کو مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ بریگیڈیئر صاحب ایسے مزاح نگار ہیں جو اپنے دوست احباب کو مزاح کا نشانہ بناتے ہوئے بالکل نہیں ہچکچاتے بلکہ ان کی ذات سے منسلک ایسے ایسے پہلو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

نکالتے ہیں کہ پڑھ کر قاری کے ہونٹوں پر ہنسی خود بخود پھیل جاتی ہے ایک جگہ کرنل صاحب کی بڑھی ہوئی توند کو یوں مزاح کا نشانہ بناتے ہیں:

"جنگ ۷۱ء کی شکست کے بعد اُحد کے واقعات کا مطالعہ حوصلہ اور امید کا پیغام لاتے تھے کہ اُحد کے بعد خندق کا مرحلہ ہے جس میں کامیابی کے لیے پیٹ پر پتھر باندھنا شرط ہے۔ لیکن بے تحاشہ پھولی ہوئی توند پر پتھر باندھنے کی "جسارت" کون کرے۔"(۳)

فوج، ادب اور مزاح کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر ہم اردو ادب میں طنز و مزاح کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں بے شمار ایسے مزاح نگار ملیں گے جن کا تعلق عساکر پاکستان سے ہے۔ فوجی زندگی قدرے مشکل اور مصروف ترین زندگی ہوتی ہے۔ ایسے نظام اور حالات سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے افواج پاکستان کے سپاہی اور آفیسران دو گھڑی مزاح کا سہارا لے کر اپنی زندگی کو تر و تازگی بخشتے ہیں۔ اپنے مورال کو اپ رکھنے کے لیے طنز و مزاح کا سہارا لیتے ہیں۔ تین چار چار ماہ چھٹی نہ ملنی کبھی ریگستانوں میں کبھی گلگت کی برف پوش چوٹیوں پر گھر سے دور بیوی بچوں سے دور والدین اور دوست احباب سے دور ایک فوجی کی زندگی کا تجزیہ کریں تو ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے مشکل وقت کو گزارنے کے لیے فوجی گانے بجانے اور مزاحیہ محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں۔

مختلف تہذیب و ثقافت، مختلف علاقوں اور مختلف زبان بولنے والے یہ شیر دل جوان وطن کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو خوش رکھنے کے لیے صرف اور صرف مزاح کا سہارا لیتے ہیں۔ اسی طرح کی بہت سی کیفیات اور حالات کو بریگیڈیئر صاحب نے بیان کرنے کی بہت عمدہ اور دلکش کوشش کی ہے۔ آپ کے اسلوب، انداز بیان اور طرز تحریر کے متعلق ڈاکٹر طاہرہ سرور اپنی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"بے ساختہ، اندازِ بیان، اشعار کا استعمال اور جملوں کا برمحل استعمال ان کے اسلوب کی خوبیاں ہیں۔"(۴)

بریگیڈیئر صاحب کی پہلی کتاب "کاکولیات" ہے جو پاکستان ملٹری اکیڈمی سے پاس آؤٹ ہونے والے ایک کیڈٹ کی کہانی ہے۔ اس کتاب میں بریگیڈیئر صاحب نے زیادہ تر فوجی واقعات، فوجی اصطلاحات اور فوجی تراکیب سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ آپ کی یہ کتاب جیسا کے نام سے ظاہر ہے "غیر فوجی کالم" اس میں زیادہ تر سیاسی، معاشی، معاشرتی اور مذہبی موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ آپ کی فنکاری اس بات میں ہے کہ آپ نے فوج میں رہتے ہوئے تمام سیاست دانوں اور ملکی سیاست کو بغور دیکھا اور پڑھا پھر انہیں ضبط تحریر میں لا کر

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مزاح پیدا کیا۔ اگر آپ ان کے عنوانات پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ ملکی سیاست کے کتنے قریب تھے مثلاً! واک نہیں دھرنا، سرکار کے عوامی جلسے، کراچی کا جن، شیر آیا شیر آیا، گو عمران خان گو، ایمر جنسی سے انتخابات تک، پنجاب پر رحم کریں، دیکھو دیکھو کون آیا، چوہے بلیاں اور پارلیمنٹ، بے نظیر شہید کے قاتل، گڑھی خدا بخش جانے والے اور اسفند یار ولی کی واپسی وغیرہ۔

ان تمام کالموں کو پڑھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سیاست کے بہت قریب تھے۔ آپ سیاست دانوں کی نفسیات اور عوام کے مسائل کو بہت اچھی طرح سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ سیاست دان کتنے مداری ہیں اور عوام کتنے مظلوم، وہ ملک پاکستان کے مختلف شہروں میں ہونے والی دہشت گردی سے بھی بخوبی واقف تھے۔ ایک دفعہ کراچی کی صورت حال کو بیان کرتے ہوئے صحافیوں کو یوں طنزومزاح کا نشانہ بنایا ہے اس اقتباس میں آپ لفظوں کا استعمال دیکھیں جو آپ کی کمال مہارت اور ہنر مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے:

> "ابھی ایک اعلیٰ افسر نے نقشے پر میدان کارزار کی نشان بندی کی تھی کہ دونوں اطراف سے شدید فائرنگ شروع ہوگئی حفاظت پر معمور جوانوں نے جوابی فائرنگ شروع کر دی، صحافیوں کو حکم دیا گیا کہ زمین سے چپک جاؤ، سر مت اٹھاؤ۔ ایک جانب سے آواز آئی ہم پہلے دن سے لیٹے ہوئے ہیں آپ فکر نہ کریں۔ سینئر کمانڈر نے فائرنگ کی خبر ملتے ہی ایک بکتر بند گاڑی روانہ کر دی جس میں خون سے لت پت صحافیوں کو نکالا بعد میں معلوم ہوا کہ اہم ترین شر پسند رفو چکر ہو گیا ہے۔"(۵)

ریت، رسم و رواج، قومی اور مذہبی تہوار سماج کا حصہ ہوتے ہیں ان تہواروں کو پر جوش طریقے سے منانا اور نبھانا قومیں اپنا فخر سمجھتی ہیں۔ بریگیڈیئر صاحب ایسے تہواروں کا ذکر کرتے ہوئے معیار اور دلچسپی کو برقرار رکھتے ہیں۔ وہ پھکڑپن، ابتذال اور غیر معیاری مزاح سے ہمیشہ اجتناب کرتے ہیں۔ وہ سادہ الفاظ بر محل جملوں اور لفظی بازی گری سے مزاح پیدا کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ کتاب سنجیدہ کالموں کا مجموعہ ہے۔ مگر آپ کی طبیعت میں جو ظریفانہ پن پایا جاتا ہے وہ خود بخود ان کالموں سے چھلکتا ہے۔ آپ کا مزاح انسانی شعور کو بیدار کرتا ہے۔ آپ کی تحریروں میں طنزومزاح کے ساتھ ساتھ گہرا سیاسی اور معاشی رجحان پایا جاتا ہے۔ آپ نے سماج کے بہت سارے پہلوؤں کو اپنے کالموں کا موضوع بنایا ہے۔ ایک جگہ عید قربان پر کھالوں کی تقسیم کو انہوں نے نہایت ہی لطیف پیرائے میں بیان کیا ہے جسے پڑھ کر قاری کے ہونٹوں پر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"قربانی کا جانور حلال ہو چکا اب کھال کو مستحق تک پہنچانے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ نیک عمل پرامن طریقے سے مکمل ہو جاتا تھا۔ لیکن قربانی کی کھال اب گوشت کی تقسیم سے زیادہ سماجی، سیاسی اور معاشی اہمیت حاصل کر چکی ہے۔ بقر عید کی آمد سے ہفتوں پہلے قربانی کی کھال کے حصول کے لیے سرد جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات ایک طرف رہے آجکل شاہراہوں اور چوراہوں پر وسیع البنیاد اشتہارات آویزاں کر دیئے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے کھال کے عطیے کی اپیل نمایاں کی جاتی ہے اپیل کا سلسلہ جو ابتدا میں نفاست سے بھرپور دکھائی دیتا ہے عید کے ایام میں "چھاپہ مار کاروائی" کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔"(۶)

عساکر پاکستان کے لکھاریوں میں بریگیڈیئر صولت رضا ایک قد آور مزاح نگار ہیں۔ آپ نے طنز و مزاح میں اخلاقی معیار کو کبھی بھی نہیں چھوڑا۔ وہ مزاح لکھتے ہوئے کسی کی تضحیک نہیں کرتے بلکہ اچھے اور خوبصورت الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں۔ آپ کے مزاح کے اندر تیکھا پن نہیں ہے بلکہ ایک لذت اور سرور کی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ بریگیڈیئر صولت رضا طنز کی نسبت مزاح میں زیادہ گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ آپ کی مزاحیہ تحریروں کے بارے میں فریحہ نگہت ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"واقعاتی مزاح کی کئی شکلیں بھی ان کے ہاں نظر آتی ہیں اور کہیں کہیں زبان کے حوالے سے بھی مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔"(۷)

عساکر پاکستان کے ہاں بے شمار ایسے موقع آتے ہیں جہاں پر خود بخود مزاح پیدا ہو جاتا ہے چاہیے ان کی حرکات و سکنات سے ہو یا گفتگو سے ایک جگہ پر بریگیڈیئر صاحب نے فوج کی نفسیات اور احساسات کو عمدہ مزاحیہ پیرائے میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ بریگیڈیئر صاحب کی زندگی کا سنہرا دور فوج ہی میں گزرا انہوں نے بہت قریب سے اپنے ادارے کو دیکھا۔ مختلف عہدوں پر رہے اور مختلف عہدیداروں سے ان کی بے شمار ملاقاتیں ہوئی اس لیے ان کا مشاہدہ عام لوگوں کی نسبت قدرے زیادہ ہے۔ ایک کالم "فوجیوں کی یاد آئی" میں انہوں نے فوجی نفسیات کو بیان کر کے ہلکا پھلکا مزاح پیدا کیا ہے۔ انداز دیکھیں:

"چیئرمین واپڈا لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان دفتر میں موجود ہیں لہٰذا پریس رابطہ آفیسر بھی اپنا مورچہ سنبھالے ہوئے ہے بعض قلم کار دوست یہ صورت حال دیکھ کر حاشیہ آرائی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

فرماتے کہ فوجیوں کو وہم ہے کہ ان کے گھر جانے سے بجلی بھی چلی جائے گی۔ لہٰذا رات دیر تک دفتر میں بیٹھے رہتے ہیں۔"(۸)

اس کتاب میں زیادہ تر کالم سیاسی اور فوجی نوعیت کے ہیں جس میں سیاست دانوں کی مکاریوں اور چالاکیوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور افواج پاکستان کے کارناموں کا بھی مگر اس میں آپ کا مقصد کسی کی پگڑی اچھالنا نہیں بلکہ معاشی، سیاسی اور فوجی ناہمواریوں اور بے ضابطگیوں کو بیان کرنا اور سلجھانا ہے۔ ہر کام کے اندر انہوں نے کسی نہ کسی ایسے مسئلے کو اجاگر کیا ہے جو ملکی ترقی اور خوشحالی کے لیے از حد ضروری ہے۔ ان کالموں کے اندر شگفتگی اور دلچسپی بر قرار رکھنے کے لیے انہوں نے کہیں کہیں مزاحیہ انداز اختیار کیا ہے۔ چاہیے وہ کوئی لطیفہ سنا کر مزاح پیدا کریں یا کوئی اور حربہ اختیار کریں۔ ایک جگہ انہوں نے ایک لطیفہ اس طرح بیان کیا ہے:

"ایک بادشاہ راستہ بھول گیا کافی دیر بھٹکنے کے بعد ایک باغ میں پہنچا اور پیاس کی شدت کے باعث مالی سے پانی مانگا مالی نے بادشاہ کو عام مسافر سمجھتے ہوئے ایک انار کو نچوڑ کر بھرا ہوا گلاس "بادشاہ" کی خدمت میں پیش کیا بادشاہ کو انار کا رس بے حد پسند آیا اس کے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ ایک انار کا بھرا ہوا گلاس فروخت کیا جائے تو خوب منافع ہو سکتا ہے۔ ایسے کاروبار پر ٹیکس لگنا چاہیے بادشاہ نے ایک اور گلاس کی خواہش کی مالی نے انار کو درخت سے توڑا اور گلاس میں رس نچوڑا تو آدھا گلاس ہی بھر سکا۔ بادشاہ یہ دیکھ کر حیران ہوا ان اور مالی سے استفسار کیا کہ دوسرا گلاس آدھا کیوں ہے یہ پہلے گلاس کی مانند رس سے بھرا کیوں نہیں۔ مالی بھی پہنچا ہوا بزرگ تھا اس نے کہا کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وقت کے بادشاہ کی نیت میں کھوٹ آ گیا ہے جس کی وجہ سے برکت ختم ہو گئی ہے۔"(۹)

عساکر پاکستان کے مزاح نگاروں کے ہاں ہمیں دیگر مزاحیہ حربوں کے علاوہ واقعاتی مزاح کی بہت عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ بریگیڈیئر صاحب نے بھی مسائل کو بیان کرنے اور سلجھانے کے لیے واقعات کا سہارا لیا ہے۔ اور انہیں واقعات کے اندر انہوں نے مزاح پیدا کرنے کی دلکش کوشش کی ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل مسعود، کیپٹن ایس ایم ادریس اور سکوارڈن لیڈر اشفاق نقوی کی طرح بریگیڈیئر صولت رضا نے اپنے کالموں کے اندر مزاح کے ایسے پھول کھلائے ہیں جو خوش رنگ بھی ہیں اور خوش نما بھی۔ وہ اپنے کالموں میں حالات حاضرہ کی مکمل عکاسی کرتے ہیں۔

خوش طبعی اور ظرافت کی بہت سی مثالیں آپ کے کالم میں جھانکتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں واقعاتی مزاح کی ایک عمدہ مثال دیکھیں:

"کسی ملک میں ایک بادشاہ کو خبر ملی کہ اس کے زیر نگیں ایک علاقے میں لوگ اور شاہی اہلکار بدعنوانی میں ملوث ہیں۔ بادشاہ علاقے کے قریب پہنچا علاقے کے نگران کو طلب کیا۔ حال احوال پوچھا۔ جو ظاہر کہ سب اچھا تھا۔ نگران کہنے لگا کہ رعایا عالم پناہ پر جان چھڑکتی ہے۔ سب نیک ہیں شاہی خزانہ محفوظ اور لوگ پر سکون ہیں۔ بادشاہ نے کہا امتحان کے لیے تیار ہو جاؤ۔ نگران نے حامی بھرلی حکم ہوا کہ ایک تالاب تعمیر کیا جائے۔ جب تعمیر مکمل ہو گئی تو بادشاہ نے ہدایت کی کہ رات کے اندھیرے میں علاقے کا ہر شخص ایک بالٹی دودھ کی تالاب میں ڈالے گا لوگ رات بھر مصروف رہے جب دن نکلا تو بادشاہ نے دیکھا کہ سارا تالاب پانی سے بھر گیا۔ دراصل ہر شخص گھر سے پانی کی بالٹی بھر لایا اور یہ سمجھتا رہا کہ باقی لوگ دودھ ڈال رہے ہیں۔"(۱۰)

اگر مجموعی طور پر اردو ادب میں طنز و مزاح کا جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ عساکر مزاح نگاروں نے اس میدان میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ بریگیڈیئر صولت رضا نے اپنی کتاب "غیر فوجی کالم" میں ہلکا پھلکا مزاح پیدا کرنے کی بہت عمدہ کوشش کی ہے۔ وہ پھکڑپن، ابتذال اور ضلع جگت کے بجائے بڑا شستہ اور شگفتہ مزاح پیدا کرتے ہیں۔ وہ معاشرے کی ناہمواریوں، اور مسائل کو مزاحیہ پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں کہیں کہیں فوجی مسائل اور معاملات پر بھی روشنی ڈالی ہے مگر انداز وہی برجستہ اور شوخ، "کاکولیات" کے بعد "غیر فوجی کالم" بھی مزاح کا عمدہ نمونے۔ یہ کتاب عسکری مزاحیہ روایت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ صولت رضا، بریگیڈئیر، "غیر فوجی کالم"، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۶ء، ص۹

۲۔ ایضاً، ص۱۱

۳۔ ایضاً، ص ۳۲

۴۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، "عساکر پاکستان کی ادبی خدمات اردو نثر میں"، سانجھ پبلی کیشنز لاہور، اشاعت دوم، ۲۰۱۹ء، ص۴۲۷

۵۔ صولت رضا، بریگیڈیئر، "غیر فوجی کالم"، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۶ء، ص۲۱۸

۶۔ ایضاً، ص۷۶

۷۔ فریحہ نگہت، "بری فوج کے مزاح نگار"، مقالہ ایم۔اے اردو، پنجاب یونی ورسٹی لاہور، ۱۹۹۱ء، ص۱۵۱

۸۔ صولت رضا، بریگیڈیئر، "غیر فوجی کالم"، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۶ء، ص۲۲۲

۹۔ ایضاً، ص۹۴

۱۰۔ ایضاً، ص۷۴